DifaAhleSunnat.com

آغا خان فاؤنڈیشن

اور

عُلمائے کرام کا فتویٰ

مرتب

فیض اللہ چترالی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اہلسنت دارالعُلوم تعلیم القرآن

بازہ گیٹ پشاور صدر ملنے کا پتہ

Website: Difaahlesunnat.com
دفاعِ اہلسنت
علماء دیوبند
سوشل میڈیا کے جدید دور میں
یوٹیوب کے اُردو بیانات
نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آن لائن دروس، نماز کے مسائل
آن لائن پی ڈی ایف کتابیں
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر بیانات
نماز کے مسائل پر کتابیں
قرآن کریم کی تلاوتیں
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر کتابیں
حاصل کرنے کے لیے ہماری Difaahlesunnat.com وزٹ کیجئے
اور اپنے دوست احباب سے شیئر کرنا مت بھولیے!
Email: difaahlesunnat@gmail.com
Website: Difaahlesunnat.com

الاِستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ چترال اور گلگت کے علاقہ میں آغا خانیوں کا خاصا اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت ہی پسماندہ ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغا خانی لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغا خانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغا خانی بنایا گیا تو بعض علماء کو اس کا احساس ہوا اور آغا خانیوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی۔اس پر آغا خانیوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور اُن کا داخلہ اس علاقے میں بند کرا دیا اب آغا خانیوں نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغا خان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ہر گاؤں سے کم از کم پچاس افراد کو اپنا ممبر بناتا ہے۔ہر ممبر اس ادارہ کو -/۵۵ روپے فیس ممبری ادا کرتا ہے اور پھر ان ممبروں کی سفارش پر اس گاؤں کے ترقیاتی کاموں کے لئے ۱۵۔۲۰ ہزار روپے سے لیکر تین لاکھ روپے تک دیا جاتا ہے۔اس ممبری کے لئے علماء اور باشرع لوگوں کو چنا جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ ہر ممبر کو ماہوار دو روپے فیس تاحیات ادا کرنا پڑتی ہے۔کسی مسلمان کے لے ’’آغا خان فاؤنڈیشن‘‘ کا ممبر بنا شرعی نقطۂ نظر سے درست ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ پر وہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شد و مد سے اس کی حمایت اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغا خانیوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی ممبری کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس سنہرے جال کے ذریعے سے وہاں کے فاقہ کش اور غریب عوام کو آغا خانیوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔یہ رقم جب کسی گاؤں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے۔نیز اس موقعہ کی تصویر لیکر فلم تیار کی جاتی ہے۔آغا خانی تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق زندیق ہیں اور اس آغا خان فاؤنڈیشن کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ایسے حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور امداد وصول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ گنہگار رہوں گے یا نہیں؟

المستفتی: سواد اعظم اہلسنّت چترال

==================================

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ' کا فتویٰ

الجواب باسم تعالیٰ

ارشاد ربانی ہے۔ یاایھاالذین آمنوالاتتخذواعدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالودۃ وقدکفروابما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم أن تومنوابالله ربکم ان کنتم خرجتم جھاداً فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیھم بالمودۃ واناا علم بمااُخفیتم وما اعلنتم ومن یفعله فقدضل سواء السبیل (الممتحنۃ' آیت ا پارہ ۲۸)

ترجمہ: ''اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بناء پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میری رضامندی کی تلاش میں گئے تم اُن سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو ایسا کرے گا اس نے راہ حق گم کردیا۔'' **آیت** کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہورہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح اُن سے خفیہ محبت ومودت رکھنا جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔ اسی طرح سورۃ المجادلہ میں ہے۔

لاتجدقومایؤمنون بالله والیوم الاخر یوادون من حادالله ورسوله ، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی ثناءاللہ پانی پتی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں۔

ھذہ الایة تدل علی أن ایمان المومن تفسد بموداۃ الکافرین وان المومن لایوالی الکفار وان کان قریبه (صفحہ ۲۲۸ ج ۹) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کا ایمان فاسد ہوجاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہیے اگرچہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یاایھاالذین آمنوالاتتخذوالکافرین اولیاء من دون المؤمنین (آل عمران)

ایمان والو! تم کافروں کو اپنا ولی اور دوست نہ بناؤ مومنوں کو چھوڑ کر۔

ابوبکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ اقتضت الأیة النھی عن استنصار بالکفار والا ستعانة بھم والرکون الیھم والثقه' بھم۔ آیت کریمہ کا تقاضہ یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی ممانعت شدید ہے۔

بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا مضمون کو متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے جس سے چار اور درجے برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا

ولی ودت ومحبت کا ہے یہ صرف مومنین کے ساتھ مخصوص ہے۔غیر مومن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائزنہیں ہے۔دوسرادرجہ مواسات کا ہے جس کے معنی ہمدردی وخیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جومسلمانوں سے برسرپیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا ان کے شراورضرررسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو۔چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے تجارت یا اجرت وملازمت اور صنعت وحرفت کے معاملات کئے جائیں۔یہ سب امور جائز ہیں احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے حاطب بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جسمیں اُنہوں نے کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لے جانے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہوگیا چند صحابہ کرام کو بھیجا گیا وہ جاسوسہ عورت سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے حاطب کو قتل کرنا چاہا تاہم آپ نے اُن کے صدق نیت سے معاف کردیا۔اسی موقعہ پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اوراس سے مسلمانوں کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات ومودت جائز نہیں ہے(بخاری:۲۔غزوہ بدروفتح مکہ)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايلدغ المومن من حجر مرتين ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبارنہیں ڈسا جاتا۔اورعلامہ محمدامین شامی،والمختار میں لکھتے ہیں۔ **يعلم ممانا حكم الدروزواليتا منه' فانهم فى البلاد الشامية يظهرون الاسلام والصوم والصلوة مع انهم يعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزناوان الالوهيته تظهر فى شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج ويقولون المسمى بها غير المعنى المراد ويتكلمون فى جناب نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعه اوللعلامه 'المحقق عبدالرحمان العمادى فيهم فتوى مطوله۔وذكرفيها۔انهم ينتحلون عقائد النصيرية والاسماعيليه الذين يلقبون بالقرامطه' والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعه' انه لايحل اقراهم فى ديارالاسلام بجزيتهٔ ولاغيرها ولاتحل مناكحتهم ولاذبائحهم۔** (ردالمختار صفحہ ۴۱۱ ج ۲)

ترجمہ:۔یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیارِ شام میں اسلام اورروزہ ونماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اورشراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔نیز حشر' روزہ'نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں۔علامہ محقق عبدالرحمان عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتوی ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اوراسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحبِ مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اورطریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روانہیں۔نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اورنہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغا خانیوں (جودراصل قرامطہ اوراسماعیلیہ ہیں) کی گذشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روزروشن کی طرح واضح ہے کہ آغاخان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اورحرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی غربت وافلاس سے فائدہ اٹھاکر ان کے ایمان

واسلام کو خریدنا ہے جو علماء اس فاؤنڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت ناعاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں ان کو چاہیے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء وآزمائش میں ڈالنے کا سبب نہ بنیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ جو لوگ ان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت وافلاس کو کفر اور زندقہ کے مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا نام لیا جارہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی طرف متوجہ کردیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کردیا ہے۔ یہ لوگ کبھی ملک توڑنے کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بددین بنانے کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء ربانیین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنادیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ، کراچی

مُدیر بیّنات مولانا محمد یُوسف لُدھیانوی کا فتویٰ

الجواب

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

۱۔ جس شخص کو اسلامی تعلیمات اور آغا خانی عقائد ونظریات سے ذرا بھی شد بد ہوا سے اس امر میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہوگا کہ آغا خانی جماعت بھی قادیانی جماعت کی طرح زندیق ومرتد ہے۔ چنانچہ قرونِ اولی سے لیکر آج تک کے تمام اہل علم ان کے کفر وارتداد اور زندقہ والحاد پر متفق ہیں۔ جو لوگ جہالت وناواقفی کی وجہ سے آغا خانیوں کو بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں ان کی بے خبری ولاعلمی حد درجہ لائق افسوس اور لائق صد ماتم ہے۔

۲۔ آغا خانیوں کی دعوت ہمیشہ خفیہ، پراسرار اور ایک خاص حلقے تک محدود رہی انہیں کھلے بندوں اپنے عقائد باطلہ کی نشر واشاعت کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن موجودہ دور میں مسلمانوں کی کمزوری وپسماندگی اور عوام وحکام کی غفلت شعاری نے ان باطنی قزاقوں کے حوصلے بلند کردئے ہیں اور انہوں نے ایسے منصوبے بنانے شروع کردئے ہیں جن کے ذریعے مسلمانوں کے بچے کھچے سرمایہ ایمان کو بھی لوٹ لیا جائے۔

۳۔ ان سازشی منصوبوں میں رفاہی اداروں کا جال سب سے زیادہ کامیاب شیطانی حربہ ہے۔ کیونکہ حکمرانوں سے لے کر عوام تک سب کی گردنیں ''بت زر کے آگے'' جھک جاتے ہیں۔ دین وایمان کے ڈاکوؤں کو مسلمانوں کی خدمت وپاسبانی کی سرکاری وعوامی سند مل جاتی ہے۔ اور انہیں مسلمانوں میں اپنے زندیقانہ نظریات وکافرانہ عقائد پھیلانے کا موقع بغیر کسی روک ٹوک کے میسر ہوتا ہے۔

۴۔ ان حالات میں ''آغا خانی فاؤنڈیشن'' کا قیام مسلمانوں کے وجود ملی کے لئے سم قاتل ہے، اس کی رکنیت قبول کرنا، اس کی رکنیت قبول کرنا، اس سے تعاون کرنا اور اس سے کسی قسم کی مدد لینا ایمانی غیرت کا جنازہ نکال دینے کے مترادف ہے اور یہ ایک ایسا اجتماعی جرم ہے جس کی سزا خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کی شکل میں نازل ہوگی۔

۵۔ مسلمانوں کو اس جال سے بچانے کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس ادارے کے قیام کی اجازت منسوخ کرے، اور عام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سازشی فاؤنڈیشن کا یکسر بائیکاٹ کریں اور اس علاقے کے علماو صلحاء کا فرض ہے کہ وہ کھل کر اس سازش کو بے نقاب کریں اور حکومت سے اس کے خلاف پرزور احتجاج کریں۔ جو شخص اس فاؤنڈیشن کی مدح وستائش کرے گا۔ اس کی رکنیت قبول کرے گا یا اس سے کسی قسم کا تعاون کرے گا یا تعاون لے گا وہ کل فردائے قیامت میں خدا اور سول کے باغیوں کی صف میں اٹھایا جائے گا۔ من کثر سواد قوم فهو منهم

لعمری لقد نبتهت من كان نائما واسمعت من كانت له' اذنانٍ، ولله الحمداولاً وآخراً

محمد یوسف لدھیانوی علامہ بنوری ٹاؤن

دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴ کا فتویٰ

آغاخانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں کافر ہیں زندیق ہیں اور قرآنی نصوص کے مطابق کفار، مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں اور نیز کافروں کے ساتھ محبت کرنا اور دوستانہ تعلقات استوار کرنا ناجائز اور حرام ہے اور ہر وہ چیز جو سبب بنے حرام کام کا وہ چیز بھی حرام ہے۔ **سدّاللذرائع** اور تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ کافروں نے مختلف سازشوں سے مال وزر اور متاع دنیا کا لالچ دے کر مسلمانوں کے ایمان کو لوٹنے کی ناپاک کوشش کی ہے اس لئے آغاخانیوں کا ترقیاتی کاموں کے نام پر مسلمانوں کو جھانسا دے کر ان کو آہستہ آہستہ اپنے مسلک سے قریب تر کرنے کی ایک گہری سازش ہے۔ مزید برآں اگر ان کے ساتھ قرض وغیرہ کے معاملات جائز رکھیں جائیں تو سادہ لوح مسلمان ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگیں گے چنانچہ بہت سارے مسلمانوں کو اب بھی ان کے کافر ہونے کا کوئی علم نہیں، اور اس کا ایمان واسلام کے خلاف ہونا ظاہر ہے۔ لہذا آغاخان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ کفر وزندقہ کے لئے کوئی نرم گوشہ اختیار نہ کریں اور علاقہ کے علماء صلحاء اور ذی اثر لوگوں پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو وعظ ونصیحت اور اپنی وجاہت کے ذریعہ سے اس کا ممبر بننے سے منع کریں اور حکومت سے پرزور مطالبہ کریں کہ وہ آغاخانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور جو لوگ فاؤنڈیشن کے ممبر بننے کی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں انہیں پہلے سمجھایا جائے، اگر وہ ترغیب دینے سے ہی باز آجائیں تو بہتر ورنہ ان کے ساتھ مقاطعہ کیا جائے۔

دلائل ملاحظہ ہوں۔

قال الله تعالیٰ ان الكفرين كانو الكم عدوامبينا (سورۃ نساء آیت ۔۱۰)

وقال تعالیٰ یاایها الذین امنوالاتتخذوالذین اتتخذوادينكم هزواولعبامن الذين اوتوالكتب من قبلكم والكفار اولياء (سورۃ مائدہ آیت ۔۵۷)

(وفی الشامیہ ج ۳ صفحہ ۳۹۸ مطبوعہ یو۔ پی)

وللعلامة المحقق عبدالراحمن العمادى فيهم فتوى مطوله وذكرفيها انهم ينتحلون عقائد النصيرية والاسماعيليه الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذهب الاربعة انه لايحل

اقرارھم فی دیارالاسلام بجزیة ولا غیرھا ولاتحل مناکحتھم ولاذبایحھم الخ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد خالد - دارالافتاء دارالعوام کراچی نمبر ۱۴۔
۱۶۔۵۔۱۴۰۴ھج

دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کا فتوی

آغا خانی مرتد اور زندیق ہیں۔آغا خانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں۔لہذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا درحقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے۔حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پنجۂ کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرت ناک سزا دے،وہاں کے علماء صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بارے میں مؤثر اقدامات کریں،عوام پر ان لوگوں کا کفر وزندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا وآخرت تباہ نہ کریں۔وہاں کے مسلمانوں کو پھر باور کرایا جائے کہ آغا خانی ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں،کسی قسم کا تعاون،ممبر وغیرہ بننا ناجائز اور حرام ہے،فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالرحیم عفا اللہ عنہ
نائب مفتی دارالافتاء والارشاد
ناظم آباد،کراچی
۳۰/۴/۴۔۱۴ھ

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ

الجواب وھوالصدق والصواب

فرقہ آغا خانیہ باجماع المسلمین کافر ہے اور زندیق کے احکام ان پر جاری ہونگے اسلئے کہ ہر وقت وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچے وہ کبھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہ اس سے پہلے رہے ہیں اور نہ اب وہ مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور دھوکہ دینا ان کے نزدیک عین عبادت اور کار ثواب ہے چنانچہ ابن کثیر نے البدایة والنھایة میں لکھا ہے کہ تاتاریوں نے جب دمشق پر حملہ کیا تھا تو ان اسماعیلیوں نے ان کا ساتھ دیکر مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی ناکام کوشش کی تھی چنانچہ یہ فرقہ کبھی مسلمانوں کا دوست نہیں ہوسکتا ہے اور خدا اور رسول کا دشمن ہے تو اب ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے کس طرح اُن سے دوستی یا ان کے فاؤنڈیشن یا ان کے کسی انجمن میں شرکت جائز ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بنص قطعی یہ حرام کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے،**لاتجد قوماً یومنون باللہ والیوم الاخر یؤادون من حاداللہ**

ورسوله ولوكانواآباء هم اوابناء هم اواخوانهم اوعشيرتهم اولئك كتب فى قلوبهم الايمان الخ (سورۃ المجادلہ آیت ۱۲۔ پارہ ۲۸) وقال الله تعالیٰ الم ترالى الذين توتواقوماً غضب الله عليهم ماهم منكم ولامتهم ويحلفون على الكذب وهم يعلمون، اعدالله لهم عذاباً شديدًا انهم ساء ماكانوايعملون (سورہ مجادلہ آیت ۱۴ تا ۱۵ پارہ ۲۸) ياايهاالذين امنوالاتتخذواعدوى وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالمؤدة وتدكفروابما جاء كم من الحق (ممتحنہ آیت ا پارہ ۲۸) ان آیتوں سے صراحتاً معلوم ہوا کہ مشرکین اور دین دشمن طبقہ سے دوستی رکھنا جائز نہیں اور نہ ان سے مالی امداد ہدیہ سمجھ کر قبول کرنا جائز ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے مشرکین کے ہدیہ کو قبول نہیں فرمایا۔ فلمأ جأسليمان قال اتمدونن بمال فمااتانى الله خيرمماآتاكم بل انتم بهديتكم تفرحون (سورۃ النمل آیت ۲۶) بعض مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلب اور مصلحت کے لئے مشرکین کو ہدایا دیئے بھی اور ان سے قبول بھی کئے لیکن بقول علامہ الوسیؒ تحقیق یہی ہے کہ اگر دینی مصالح اور امور دینیہ میں خلل پڑتا ہو تو ان کے ہدیہ کو قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ روح المعانی۔ عمدۃ القاری میں علامہ عینی نے صفحہ نمبر ۱۶۷ ج ۱۳ اور سنن ابوداؤد میں امام ابوداؤد نے کعب بن مالک اور عیاض بن حمار وغیرہ کی روایات نقل کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انى لااقبل هدية مشرك اور انى غيبت عن زيدالمشركين ۔ ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ دوستی بھی جائز نہیں ہے اور ان کی مالی امداد کو قبول کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ درحقیقت نہ ہدیہ ہے اور نہ امداد بلکہ مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین بنانے کی ایک سازش ہے جو عیسائی مشنریوں کی طرز پر چلائی جا رہی ہے۔

علامہ انور شاہ کشمیری نے ابوبکر رازی کے احکام القرآن کے حوالے سے لکھا ہے کہ وقولهم فى ترك قبول توبة الزنديق يوجب ان لايستتاب الاسماعيليه وسائير المحلدين۔الذين قد علم منهم اعتضاد الكفر كائرالزنادقه وأن يقتلوامع اظهار هم التوبة احكام القرآن صفحہ ۵۴ ج ۱ بحوالہ اکفار الملحدین صفحہ ۳۷ جب اسلام کی نظر میں ان کا توبہ اور اسلام بھی قبول نہیں تو ظاہر ہے کہ نہ ان سے مالی فوائد بصورت امداد وھدیہ لینا جائز ہے اور نہ ان کی فاؤنڈیشن اور انجمن میں شرکت جائز ہے۔ دیگر کفار کی امداد پر بھی اس کو قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ امداد حکومتی سطح پر ملتی ہے اس سے عام مسلمانوں کی زندگی اور دین کے متاثر ہونے کا خطرہ نہیں ہے جبکہ مذکورہ امداد سے عام مسلمانوں کی انفرادی زندگی کے متاثر ہونے کا شدید خطرہ ہے اور مسلمانوں کے مرتد اور زندیق بننے کا قوی احتمال ہے لہذا ان کے ساتھ شرکت اور ان کی امداد کا قبول کرنا حرام ہے من كثر سوادقوم فهو منهم

علماء اور عام دیندار مسلمانوں پر اس کا تدارک فرض ہے ورنہ وہ خدا کے ہاں جوابدہ ہوں گے۔

فقط

والله يقول الحق وهو يهدى السبيل

نظام الدین شامزی

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی ۔۲۵ - المفتی نظام الدین

الجامعۃ الفاروقیہ، شاہ فیصل کالونی رقم، کراچی ۔۲۵، پاکستان - تاریخ ۲۵/۴/۱۴۰۴ھ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور کا فتوی

الجواب:۔فرقۂ آغا خانیہ ضروریاتِ دین سے انکار کی وجہ سے۔ بلا شک وشبہ کافر اور خارج از اسلام، اس سے موالات (دوستانہ تعلقات رکھنا) حرام منصوصی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **لایتخذ المومنون الکافرین اولیأ من دون المومنین ومن یفعل ذلك فلیس من الله فی شئی الاان تتقوامنهم۔**

یہ فرقے اقلیت ہونے کی وجہ سے اور مذہبی دلائل سے محروم ہونے کی وجہ سے نہ سیاسی تحریک کی ہمت رکھتے تھے اور نہ اپنے کفریات کی دعوت دینے کے ارادت رکھتے تھے۔

موجودہ دور میں یہ فرقہ اپنی کثرت زر کو دیکھ کر تنظیموں کے داموں میں بے علم اور کم علم لوگوں کو پھنسانا چاہتے ہیں اور اسی مکر وفریب سے سیاسی عروج اور دعوت میں کامیابی کا ارادہ رکھتے ہیں پس اس بناء پر ان کے تنظیموں میں کوئی حصہ لینا اسلام دشمنی اور مداہنت ہے۔ وھو الموافق

محمد فرید عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور، مغربی پاکستان

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کا فتوی

الجواب:۔

آغا خانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں۔ صرف جماعت خانے بنواتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حصہ لیں یہ اُن کا فعل ہے۔ مگر مال ودولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھیرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فتنہ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہو گیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن کو اپنے علاقوں میں نہ آنے دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنے کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

وقارالدین عفی

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ، کراچی

ارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ کا فتویٰ

آغاخانی (اسماعیلیوں) کے عقائد کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اگر درست ہے تو ہر ایسے معاملہ میں جس سے اسلامی عقائد و اعمال متاثر ہوتے ہوں ان سے تعاون اور فائدہ حاصل کرنا قطعاً درست نہیں بلکہ گناہ ہے ارشاد ربانی ہے۔

وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان۔ جو مسلمان ان سے اس طرح کا تعاون کریں گے جو آغاخانیت کے فروغ کا سبب ہوگا وہ گنہگار رہوں گے اور آخرت میں ان سے مواخذہ بھی ہوگا۔

واللہ اعلم۔

دارالافتاء

دارالعلوم نعیمیہ فیڈرل بی ایریا۔۱۵،

کراچی۔

DifaAhleSunnat.com
اہل سنت والجماعت علماء دیوبند
دفاعِ اہلسنت
ڈیجیٹل میڈیا پلیٹ فارم کے زریعے
یوٹیوب کے اُردو بیانات
نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آن لائن دروس، نماز کے مسائل
آن لائن پی ڈی ایف کتابیں
صحابہ کرامؓ کے موضوعات پر بیانات
نماز کے مسائل پر کتابیں
قرآن کریم کی تلاوتیں
صحابہ کرامؓ کے موضوعات پر کتابیں
حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کیجیے
DifaAhleSunnat.com